الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> **Saqib**
Address :> **Abudhabi UAE**
Subject :> **SEX**
Writer :> حبیب اللہ

Serial No :> **8464**
Fatwa No :>
Date :> **5/22/2010**
Email :>

Maulana Hazraat;
Eik misr ke molvi ne, aur ab eik saudi ke maulvi ne bohut ajeeb sa fatwa dia hai.

woh yeh hai ke agar eik ghair mehram aurat eik aise aadmi ko jo ghar mein aata jaata ho apna doodh pilai (glass mein daal kar na ke chaati se) to woh aadmi mehram ho jata hai....us se parda zaroori hahin...woh kehte yeh ke agar koi aurat kaam par jaati hai, wahan jo aadmi hain, agar aurat unko apna doodh pila de to unse parda karna zaroori nahin...

is behuda aur ghalat masle mein aap roshni daliea

JazakAllah kheir

مولانا حضرات!

ایک مصر کے مولوی نے، اور اب ایک سعودیہ کے مولوی نے بہت عجیب سا فتوی دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر ایک غیر محرم عورت ایک ایسے آدمی کو جو گھر میں آتا جاتا ہو اپنا دودھ پلائے (گلاس میں ڈال کر نہ کہ چھاتی سے) تو وہ آدمی محرم ہو جاتا ہے.... اس سے پردہ ضروری نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی عورت کام پر جاتی ہے۔ وہاں جو آدمی ہیں اگر عورت انکو اپنا دودھ پلا دے تو ان سے پردہ کرنا ضروری نہیں۔

اس بیہودہ اور غلط مسئلے میں آپ روشنی ڈالیئے۔ جزاک اللہ خیراً۔

الجواب حامداً ومصلیاً

حرمت رضاعت کا تعلق پیدائش کے بعد سے اڑھائی سال عمر ہونے تک ہے۔ اس عمر کے بعد کسی چھوٹے یا بڑے شخص کیلئے عورت کا دودھ پینا خواہ کسی برتن میں ہی کیوں نہ ہو شرعاً ناجائز و حرام ہے۔ اور اس سے احتراز بھی واجب ہے۔ اور یہ قرآن وسنت کی صریح نصوص کے خلاف ہے۔

اسلئے سوال میں مذکور قول اور فتوی کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں اس پر عمل بھی ناجائز ہے بلکہ اس سے احتراز لازم ہے۔

قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وحمله وفصاله ثلثون شهرا۔ (سورۃ الاحقاف رکوع ۲ آیت)

عن ام سلمة رضی اللہ عنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحرم من الرضاع الا ما فتق الامعاء فی الثدی وكان قبل الفطام۔ رواہ الترمذی (مشکوۃ ص ۲۷۴)

(جاری ہے ——)

وفی الهدایة: ثم مدة الرضاع ثلثون شهرا عند ابی حنیفة رحمه الله (الی قوله) وجهه انه تعالی ذکر شیأین وضرب لهما مدة فکانت لکل واحد منهما بکمالها کالاجل المضروب للدینین الا انه قام المنقّص فی احدیهما فبقی الثانی علی ظاهره (الی قوله) واذا مضت مدة الرضاع لم یتعلق بالرضاع تحریم لقوله علیه السلام لا رضاع بعد الفصال ولان الحرمة باعتبار النشو وذلک فی المدة اذ الکبیر لا یتربی به الخ (هدایة: ج۲ ص۳۵۰) ۔

والله اعلم

حبیب الله عفی عنه
دار الافتاء جامعه بنوریه کراچی
۳ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعه بنوریه
۶ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
عبد الله شوکت
دار الافتاء جامعه بنوریه
۶ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ

رئیس

۸۷۶۲
۲۲/۶/۱۰